بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم : ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۹ شعبان ۱۳۸۹ھ ۔ یکم نبوت ۱۳۴۸ ہش ۔ یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۵۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خدا کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک بنانے سے زیادہ اُس کو غضبناک کرنے کا اَور کوئی آلہ نہیں

شرک سے بچو اور ایسا نہ کرو کہ کچھ تو تم میں تمہارے نفسانی شرکاء کا حصّہ ہو اور کچھ خدا کے واسطے ہو

"دیکھو خدا یہ بھی نہیں چاہتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاوے۔ بعض لوگ اپنے شرکاء نفسانی کے واسطے بہت حصہ رکھ لیتے ہیں اور پھر خدا کا بھی حصّہ مقرر کرتے ہیں۔ سو ایسے حصّہ کو خدا قبول نہیں کرتا۔ وہ خالص حصہ چاہتا ہے۔ اس کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک بنانے سے زیادہ اس کو غضبناک کرنے کا اُور کوئی آلہ نہیں ہے۔ ایسا نہ کرو کہ کچھ تو تم میں تمہارے نفسانی شرکاء کا حصہ ہو اور کچھ خدا کے واسطے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں سب گناہ معاف کروں گا مگر شرک نہیں معاف کیا جاوے گا۔

یاد رکھو شرک یہی نہیں کہ بُتوں اور پتھروں کی تراشی ہوئی مورتوں کی پُوجا کی جاوے۔ یہ تو ایک موٹی بات ہے۔ یہ بڑے بیوقوفوں کا کام ہے۔ دانا آدمی کو تو اس سے شرم آتی ہے۔ شرک بڑا باریک ہے۔ وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں۔ جو شخص دُنیا کو دین پر مقدّم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دُنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور آخرت سے محروم۔ جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت وہ لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے اور تم ایسا نہ کرو، تم توکّل اختیار کرو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام جلد پنجم صـ ۱۹۱)

اخبارِ احمدیہ

■ ربوہ ۳۱ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

■ عزیزم کمال الدین جبیب احمد سیرالیون مغربی افریقہ سے چار ماہ کی رخصت پر آئے تھے اب ۳۱۔ اخاء کو مع فیملی لاہور سے واپس سیرالیون روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کے ساتھ محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب کی بہو بھی ہوں گی۔ قارئینِ کرام سے التماس ہے کہ اس مختصر قافلہ کے خیر و عافیت سے منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے دعا فرماویں۔ (روشن الدین احمد واقفِ زندگی ربوہ)

■ عزیزم شہزادہ قمرالدین مبشر ایک ہفتہ سے بعارضہ ملیریا بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں عزیز مبشر کی شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(صاحبزادہ محمد طیب لطیف۔ ربوہ)

■ میرا پھوپھی زاد بھائی محمد محمود بعمر چار سال بہت بیمار رہے۔ عنقریب واشنگٹن میں اس کا دل کا آپریشن ہونے والا ہے تمام بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیاب آپریشن کے بعد صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ درازِ عمر عطا کرے۔ آمین۔

(شاہینہ باسط خان۔ جامعہ نصرت ربوہ)

تحریکِ جدید کے سالِ نَو کے لئے
خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی طرف سے مالی قربانی کے وعدے

(قسط اوّل)

۱	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ مع حضرت بیگم صاحبہ و دو صاحبزدگان	۱۳۳۵ روپے
۲	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ	۳۷۷ " (نقد)
۳	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ مع لواحقین	۵۱۹ "
۴	محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر مع لواحقین	۴۴۴ "
۵	محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید مع لواحقین	۵۵۵ "
۶	محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب افسر امانت تحریک جدید مع لواحقین	۱۳۰ "
۷	حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ (بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)	۱۸۵ "
۸	محترم نوابزادہ میاں عباس احمد خان صاحب مع لواحقین	۱۲۱۴ "
۹	محترمہ سیدہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خان صاحب	۸۵ "
۱۰	محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الدیوان مع لواحقین	۵۰۴ "
۱۱	محترم میر سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مع لواحقین	۲۲۴ " (نقد)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نبوت ۱۳۴۸ ہش

تین گروہ

(۴)

تیسرا گروہ منافقین کا گروہ - یہ گروہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب پہلے دونوں گروہ طاقت میں ایک دوسرے کے حریف بن جاتے ہیں - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اس گروہ کی خصوصیات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ایک اور گروہ بھی دنیا میں پیدا ہوگا اور یہ ان لوگوں کا گروہ ہے جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت پر ایمان لائے لیکن درحقیقت وہ ایمان نہیں لاتے - ان کا یہ دعوئے ایمان سراسر جھوٹا ہوتا ہے - پہلے دو گروہوں کا ذکر نسبتاً مختصر الفاظ میں فرمایا کیونکہ اس متن اور مضمون میں ان دو گروہوں کے بارے میں زیادہ کہنے کی ضرورت اس لئے بھی نہیں تھی کہ ان دونوں گروہوں کی خصوصیات اور کیفیات ظاہر و باہر ہوتی ہیں - مگر جس گروہ کا ذکر وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے - اس کے متعلق نسبتاً زیادہ باتیں بیان کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ یہ گروہ مارِ آستین بن کر اندر ہی اندر جماعت کے اجتماعی جسم کو ڈستا رہتا ہے - منکرینِ اسلام ظاہری طور پر باہر سے علی الاعلان حملہ آور ہوتا ہے - اور مومن بندے اپنے اخلاص کے مطابق اللہ تعالےٰ پر توکل رکھتے ہوئے اس کے سامنے سینہ سپر رہتے ہیں وہ ہر وقت چوکس اور بیدار رہ کر اس کے شب خون سے محفوظ رہتے ہیں کیونکہ ایک مومن جس طرح دن کو بیدار اور باخبر رہتا ہے - اسی طرح وہ شب بیدار بھی ہوتا ہے کیونکہ جو لوگ رات کو سو جاتے ہیں دشمن ان پر تو شب خون مارتا اور بےخبری میں ان کو شدید نقصان پہنچاتا ہے - لیکن وہ جو دن کو بھی ہوشیار ہو اور جو راتیں بھی خدا تعالےٰ کی حمد اور اس کی ثنا کرتے ہوئے گزارتا ہو شیطان اس پر شب خون مارنے کی جرأت نہیں کرسکتا - اس لئے منکرینِ اسلام کی بعض بنیادی باتوں کے اظہار پر اکتفا فرماتے ہوئے یہ سبق دیا کہ منکرین کی بیماریوں کی تشخیص کو مَیں نے آسان کر دیا ہے - اس لئے میری ان ہدایتوں کی روشنی میں اپنی دلی ہمدردی اور غمخواری سے ان کے علاج میں کوشاں رہنا تمہارا فرض ہے - لیکن یہ جو تیسرا گروہ ہے یہ ایک مومن کے لباس میں مگر ایک فتنہ گر کی حیثیت میں امتِ مسلمہ میں داخل ہوتا ہے اور اندر ہی اندر مفسدانہ سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے اس لئے اس بات کی زیادہ ضرورت تھی کہ اللہ تعالےٰ اس گروہ کی برائیوں اور بدخصلتوں کے متعلق زیادہ تفصیل سے بیان فرمائے - چنانچہ اللہ تعالےٰ نے جو باتیں اس گروہ کے متعلق ان چند آیات میں بیان فرمائی ہیں وہ بنیادی حیثیت کی حامل ہیں -

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ اور مومنوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں -"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۵)

اسی ضمن میں حضور فرماتے ہیں :-

"مجھے پہلے بھی کئی بار یہ خیال آیا ہے - ابھی جب میں یہاں آ رہا تھا تو مجھے پھر یہ خیال آیا کہ ہمارے رب نے کس پیار اور کس اعتماد کے ساتھ ہمارا ذکر فرمایا ہے کہ جس طرح یہ لوگ مجھے دھوکا نہیں دے سکتے کیونکہ میں عَلَّامُ الْغُيُوْب ہوں، میرے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے، مجھ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں، مجھ پر کبھی غفلت طاری نہیں ہوتی، غرض اللہ تعالےٰ کی ذات ایسی صفات کی مالک ہے کہ اسے کوئی دھوکا نہیں دے سکتا کیونکہ اس سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے - لاریب یہ خدا تعالےٰ کی بلند شان ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ اسی طرح میرے مومن بندوں پر بھی منافقت کی کوئی چال کارگر نہیں ہوسکتی - منافق انہیں بھی کوئی دھوکا نہیں دے سکتے - اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کو کتنا بڑا مقام عطا کیا ہے کہ اس کو بھی اپنے ساتھ Bracket (بریکٹ) اس بات میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مومن بندوں کو منافق دھوکا نہیں دے سکتے، یہاں منافق کے دھوکے سے بچنے میں اللہ تعالےٰ نے مومن بندے کو بھی اپنے ساتھ شامل کیا - یہ درحقیقت بڑے ہی پیار اور اعتماد کا اظہار ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہم پر بڑی بھاری ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں کیونکہ بالواسطہ طور پر اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہے کہ اس کے مومن بندے بھی اس کی طرح ہر وقت چوکس اور بیدار رہیں اور اپنے دائرۂ عمل میں ہر چیز کا علم حاصل کریں - انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی، کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہ رہے - اب مثلاً میرا علم جو ہے اس کا ایک حصہ ایک لحاظ سے دراصل آپ کا ہی علم ہے کیونکہ مجھے کراچی کی بیدار اور چوکس جماعت بھی اطلاع بھجوا رہی ہے، مجھے راولپنڈی کی بیدار اور چوکس جماعت بھی اطلاع بھجوا رہی ہے، مجھے پشاور کی بیدار اور ہوشیار جماعت بھی اطلاع دے رہی ہے - غرض ہر جگہ سے جہاں بھی ہماری جماعت قائم ہے وہاں سے مجھے اطلاع مل رہی ہے - اور چونکہ میرا اور آپ کا وجود ایک ہی ہے - اللہ کے فضل سے آپ میری آنکھیں ہیں جن کے ذریعہ سے مَیں دیکھتا اور علم حاصل کرتا ہوں - آپ میرے کان ہیں جن کے ذریعہ سے مَیں سنتا اور حالات کی روش کو محسوس کرتا ہوں چنانچہ آپ کی فراست اور میری فراست دراصل ایک ہی تصویر کے دو رُخ یا ایک ہی پیالے کے مختلف اطراف ہیں -

پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جس طرح مجھے کوئی منافق دھوکا نہیں دے سکتا اسی طرح میرے مومن بندے کی بھی یہی شان ہے اسے بھی کوئی منافق دھوکا نہیں دے سکتا - بڑے ہی پیار کا اظہار ہے - لیکن ساتھ ہی بڑا بےچین اور پریشان کر دینے والا بیان بھی ہے - پس اللہ تعالےٰ سے دعا ہونی چاہیئے کہ یہاں جس اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے ہم اس اعتماد پر پورا اترنے والے ثابت ہوں -"

(ایضاً صفحہ ۶،۵)

(باقی)

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی"

روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے -

(مینیجر الفضل ربوہ)

غرباء کے حقوق قائم کرنے کے لئے اسلام میں زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کا نظام

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زکوٰۃ کی ضرورت اور اس کی اہمیت

درحقیقت غربت کے سوال سے پیدا ہوتی ہے۔ اور غربت ایک ایسی چیز ہے جو کبھی بھی بنی نوع انسان سے جدا نہیں ہوئی۔ عام طور پر لوگ خیال کر لیتے ہیں کہ جب دنیا کی آبادی بڑھ جاتی ہے۔ تو ایک حصہ غریب ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں آبادی کی کمی کی صورت میں بھی ہمیں غربت ویسی ہی نظر آتی ہے۔ جیسے اس کی کثرت کی صورت میں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں باوجود اس کے کہ اس وقت صرف چند ہی افراد تھے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بھی بعض پر غربت کا زمانہ آیا تھا۔ کیونکہ فرماتا ہے کہ اگر تو اس جنت میں رہے گا۔ تو تو پیاسا نہیں رہے گا۔ تیرے ساتھی بھوکے نہیں رہیں گے۔ اور تیرے ساتھی ننگے نہیں رہیں گے اس وسیع دنیا میں جہاں ہر دولت اور ہر خزانہ خالی پڑا تھا۔ اور کسی کا کوئی مالک نہیں تھا۔ کسی مخصوص قانون میں رہ کر روزی ملنے کا سوال ہی کہاں پیدا ہو سکتا تھا۔ ساری دنیا کا سونا ان کے قبضہ میں تھا۔ ساری دنیا کی چاندی ان کے قبضہ میں تھی۔ ساری دنیا کا پیتل ان کے قبضہ میں تھا۔ ساری دنیا کا لوہا ان کے قبضہ میں تھا ساری دنیا کے پھل پھول اور اعلیٰ درجہ کی زمینیں ان کے قبضہ میں تھیں۔ پھر یہ سوال کیونکر پیدا ہوا کہ اگر تو ایک خاص قانون کے ماتحت رہے گا۔ تو بھوک اور ننگ سے بچ جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ باوجود ساری دولتوں کے پھر بھی اس بات کا امکان تھا۔ کہ بعض لوگ بھوکے رہیں۔ بعض پیاسے رہیں اور بعض ننگے رہیں۔ اور یہ صحیح بات ہے۔ درحقیقت دنیا میں دولت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک بالقوۃ اور ایک بالفعل۔ پھر بالفعل بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک بالفعل دولت ایسی ہوتی ہے جو سکہ کی صورت میں ہو۔ یا ان چیزوں کی صورت میں جن سے دوسری اشیاء خریدی جا سکتی ہیں اور ایک بالفعل دولت اجناس کی صورت میں ہوتی ہے جن کو استعمال کیا جاتا ہے پھر اجناس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو بغیر کسی اور تیاری کے انسان کے استعمال میں آ جاتی ہیں۔ اور ایک وہ جن کی تیاری کے لئے کوشش اور سعی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں تک بالقوۃ دولت یعنی وجود دولت کا سوال ہے۔ انگریزوں نے اس کا نام ویلتھ رکھا ہے۔ اور اس سے مراد کسی ملک کے وہ سامان دولت ہوتے ہیں۔ جو اس میں قدرتی طور پر پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی ملک میں سونے کی کانیں ہیں یا چاندی کی کانیں ہیں۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے پاس ویلتھ ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہوں گے۔ کہ اس کے پاس روپیہ ہے۔ اگر وہ چاندی اس تک پہنچ نہیں سکی۔ یا لوگوں کے پاس زرخیز زمینوں میں گندم اور روئی بونے کے سامان نہیں تو پھر بھی وہ لوگ بھوکے اور پیاسے اور ننگے رہیں گے۔ پس ایک دولت تو اس قسم کی ہوتی ہے جو بالقوۃ ہوتی ہے۔ مگر اس ملک کے لوگوں میں صنعت و حرفت نہیں۔ یا انہیں زمینداری کا علم نہیں تو باوجود اس کے کہ وہ کانوں پر بیٹھے ہوں گے۔ اور کروڑوں کروڑ روپیہ کا سونا ان میں موجود ہوگا۔ وہ زرخیز زمینوں پر بیٹھے ہوں گے ایسی زمینوں پر کہ اگر اس میں ایک دانہ بھی ڈال دیا جائے تو سینکڑوں دانے پیدا ہوں۔ لیکن پھر بھی وہ فاقے مر رہے ہوں گے۔ گویا ان کے پاس دولت تو ہوگی۔ لیکن ساکن دولت ہوگی۔ لیکن اگر دنیا میں کوئی ایسا نظام قائم ہو جاتا ہے۔ جو لوگوں کو مختلف قسم کے فنون سکھاتا ہے۔ خواہ الہام کے ذریعہ سے یا القائے الٰہی کے ذریعہ سے اور وہ کہتا ہے کہ آؤ ہم تمہیں زمینداری کا طریق بتاتے ہیں۔ کپڑا بننے کے طریق سکھاتے ہیں۔ یا اسی قسم کے اور فنون سکھاتے ہیں۔ جن سے تم اپنی تمدنی حالت کو سدھار سکو۔ تو یقیناً اس کے ذریعہ لوگوں کی بھوک اور ان کی پیاس دور ہو جائے گی۔ جیسے اسلام کی روایتوں میں خواہ وہ کتنی ہی کمزور کیوں نہ ہوں یہ آتا ہے۔ کہ حضرت آدمؑ نے لوگوں کو زراعت سکھائی۔ اور حضرت شیثؑ نے ان کو کپڑا بننا سکھایا۔ اب چاہے اسے آدمؑ نے سکھایا ہو یا شیثؑ نے یا کسی اور نے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابتدائی زمانہ میں اس قسم کے امور میں الہام الٰہی مدد کرتا تھا۔ جیسے قرآن کریم میں صاف طور پر ذکر آتا ہے۔ کہ زبان ابتداء میں الہاماً سکھائی گئی تھی۔ چنانچہ فرماتا ہے

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا

اس سے قیاس کر کے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ جس طرح ابتدائی زمانہ میں الہام کے ذریعہ زبان کا سکھایا جانا ضروری تھا۔ اسی طرح الہام کے ذریعہ انہیں فنون سکھائے جانے بھی ضروری تھے۔ ورنہ اس کے بغیر انسان مدتوں تک تکلیف اٹھاتا چلا جاتا۔ لیکن اگر کوئی نبی آ جائے۔ اور وہ یہ کہے کہ تم زمین میں ہل چلاؤ۔ اور کھیتی باڑی کرو۔ اسی طرح وہ مختلف قسم کے درخت اور باغات لگانے کی تعلیم دے۔ تو یقیناً اس کے نتیجہ میں اس کے ماننے والوں کو روٹی ملنے لگ جائے گی۔ اور وہ لوگ جو نبی کے تابع نہیں ہوں گے۔ اگر وہ زبان سیکھنے سے انکار کر دیں گے۔ تو گونگے رہیں گے۔ اور اگر کھیتی باڑی نہیں کریں گے۔ یا کپڑا بننا نہیں سیکھیں گے یا کنوئیں نہیں کھودیں گے۔ تو بھوکے اور پیاسے اور ننگے رہیں گے۔ یہ فنون ابتدائی دور میں خواہ وہ کیسی ہی ابتدائی شکل میں ہوں۔ خواہ کھال سے وہ اپنا ننگ ڈھانکتے ہوں۔ یا پھلوں پر ان کا گزارہ ہوتا ہو۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جو لوگ اس نظام کے ماتحت آ جائیں گے وہ بھوک اور پیاس اور ننگ سے بچ جائیں گے لیکن باوجود اس کے پھر بھی ایک طبقہ ایسا رہ جاتا ہے۔ جو غریب ہو۔ کیونکہ حوادث آتے ہیں۔ اور انسان کو بے دست و پا بنا دیتے ہیں۔ فرض کرو دنیا کے پردہ پر ایک ہی انسان ہے۔ کشمیر بھی اس کے قبضہ میں ہے۔ ہزارہ بھی اس کے قبضہ میں ہے۔ کابل کی وادیاں بھی اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اور اسی طرح دنیا کے سارے انگور سارے ناشپاتیاں اور سارے سیب اور سارے آم اس کے قبضہ میں ہیں لیکن اس کے ہاتھ بھی کٹے ہوئے ہیں اور پیر بھی کٹے ہوئے ہیں تو وہ اس دولت سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔ اور پھر بھی بھوکا اور پیاسا رہے گا۔ پس ابتدائی زمانہ میں باوجودیکہ دولت موجود تھی۔ دنیا اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتی تھی۔ کیونکہ اسے فنون نہیں آتے تھے۔ جب آدم کے ذریعہ دنیا نے فنون سیکھے۔ اور ان کی بھوک اور پیاس اور لباس کی دقت دور ہوئی تو پھر بھی ایک طبقہ ایسا رہ گیا۔ جو ان چیزوں سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ جیسے لولے۔ لنگڑے اور اپاہج وغیرہ۔ اب چاہے ساری دنیا میں صرف پندرہ آدمی ہوں اور دو لولے ہوں۔ پھر بھی دو لولے اپنی بھوک اور پیاس کیسے دور کر سکتے ہیں۔ جب تک ان پندرہ میں کوئی نظام موجود نہ ہو۔ اور وہ ان لولوں لنگڑوں کی بھوک اور پیاس دور کرنے کا ذمہ وار نہ ہو۔ آدم کی نبوت کی بنیاد اصل میں ان ابتدائی تعلیموں پر ہی تھی۔ جن سے انسان انسان بنا۔ آپ نے بنی نوع انسان کو زبان سکھائی۔ مختلف قسم کے فنون کی تعلیم دی۔ تمدن کے اصول بتائے۔ انہیں بتایا کہ آپس میں مل کر رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی غریب یا لولا لنگڑا ہو تو اس کی مدد کرنی چاہیئے۔ جب اس قسم کی سوسائٹی قائم ہو جائے گی۔ تو ہم کہہ سکیں گے۔ کہ یہ سوسائٹی نہ بھوکی رہے گی نہ ننگی اور نہ پیاسی۔ اگر کوئی لولا لنگڑا ہوگا تو دوسرے لوگ اس کی مدد کریں گے۔ اور اگر لوگ بھوکے ہوں گے۔ تو وہ زراعت اور باغبانی اور کان کنی کے ذریعہ اپنی اس تکلیف کو دور کر سکیں گے۔ اور اس طرح دنیا کو روپیہ بھی مل جائے گا۔ اور ان کی تکالیف بھی دور ہو جائیں گی۔

پس غربت کا مسئلہ اس زمانہ کی پیداوار نہیں۔ بلکہ جب سے انسان اس دنیا میں پیدا ہوا ہے۔ اس وقت سے یہ سوال زیر بحث چلا آیا ہے۔ جب ساری دنیا کے مالک دو چار گھرانے تھے۔ تب بھی غربت موجود تھی۔ اور تب بھی ایک قانون کی ضرورت تھی۔ اسی لئے حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ بنی نوع انسان کو یہ پیغام دیا گیا کہ اگر تم ان قواعد کی پابندی کرو گے۔ تو بھوکے اور پیاسے نہیں رہو گے جس کے معنے یہ ہیں کہ آدمؑ کے زمانہ میں بھی جب صرف چند آدمی تھے ممکن تھا۔ کہ لوگ بھوکے رہیں۔ ممکن تھا کہ وہ پیاسے رہیں۔ اور ممکن تھا کہ وہ ننگے پھریں۔ پھر لوگ بڑھنے شروع ہوئے پندرہ سے بیس اور بیس سے سو اور سو سے ہزار ہزار سے دس ہزار۔ دس ہزار سے لاکھ تک تعداد جا پہنچی۔ اور بڑھتے بڑھتے اب تو دو ارب تک آبادی پہنچ چکی ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ پندرہ آدمیوں کی صورت میں بھی دنیا بھوکی اور ننگی رہ سکتی تھی۔ سو آدمیوں کی صورت میں بھی دنیا بھوکی اور ننگی رہ سکتی تھی۔ ہزار اور لاکھ آدمیوں کی صورت میں بھی دنیا بھوکی اور ننگی رہ سکتی تھی۔ پس بھوک اور ننگ کی بنیاد ویلتھ پر نہیں ہوتی یہ ایک غلط خیال ہے۔ جو لوگوں میں

پیدا ہوگیا ہے کہ غربت آبادی کی کثرت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ غربت اور امارت کا دارومدار اس امر پر ہے کہ قانونِ قدرت نے زمین میں جو خزانے مخفی رکھے ہیں انسان ان کو کس حد تک استعمال کرتا ہے اور کس حد تک ان کے استعمال کرنے کی عقل اور سمجھ رکھتا ہے۔ مثلاً اگر سونا اور غلہ نہ ہو۔ تو محض سونے سے لوگوں کی بھوک دور نہیں ہوسکے گی۔ یا اگر غلہ بھی آجائے مگر روٹی پکانی نہیں آتی۔ تو پھر بھی انسان بھوکا رہے گا۔ ایسی صورت میں ضروری ہوگا کہ کچھ مددگار ہوں کچھ لوگ کمانے والے ہوں۔ اور کچھ لوگ پکانے والے ہوں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ غرض کئی قدم ہوتے ہیں جب تک وہ سارے کے سارے مہیا نہ ہوں۔ انسان بھوک اور ننگ سے بچ نہیں سکتا۔ یہ دور ابتدائے عالم سے چلتا چلا آیا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب بنی نوع انسان کے پاس ذرائع آمد زیادہ ہوتے تھے۔ اور کم حصہ مجبوریوں میں گرفتار ہوتا تھا مثلاً اگر ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے لوگوں کو دیکھا جائے یا ان لوگوں کی تعداد معلوم کی جائے جو بڑھاپے اور بیماریوں کی وجہ سے کسی کام کے قابل نہیں رہتے۔ تو وہ کتنے ہونگے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک دو فیصدی سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ لیکن کام نہ ملنے کی وجہ سے ہزار میں سے نوسو بھی بے کار ہوسکتے ہیں جب کسی ملک کی آبادی بڑھ جاتی ہے لیکن ذرائع آمد ترقی نہیں کرتے۔ تو دس میں سے بعض دفعہ نو بے کار پھرتے ہیں مگر اس لئے نہیں کہ وہ معذور ہوتے ہیں بلکہ اس لئے کہ انہیں کام نہیں ملتا۔

پس جب دنیا کی آبادی بڑھ گئی تو یہ سوال نہ رہا کہ زمین میں سے دولت کس طرح نکال جائے۔ بلکہ اس سوال کی صورت بالکل بدل گئی۔ کیونکہ بعض لوگ ایسے تھے جو باوجود اپنا سارا زور صرف کرنے کے کام سے محروم رہتے تھے۔ ایسی حالت میں اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ نئے کام نکالے جائیں۔ غرض یہ دور اسی طرح چلتے چلے آئے ہیں۔ اور دنیا نے فقر وفاقہ کی تکالیف دور کرنے کے لئے مختلف قسم کی تدابیر اختیار کیں۔ چنانچہ کبھی ایسا دور آیا کہ لوگوں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو زندہ رہنے کے قابل ہوتے ہیں اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو زندہ رہنے کے قابل نہیں ہوتے۔ جیسے ہندوستان میں شودروں کی کثرت تھی مگر برہمنوں اور کھشتریوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ان لوگوں کا کوئی حق نہیں کہ دنیا میں زندہ رہیں۔ یہ اگر مرتے ہیں تو بے شک مریں۔ چنانچہ انہوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ اور شودروں کا کوئی حق متمدن زندگی پر تسلیم نہ کیا گیا۔ پھر بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اس مصیبت کا علاج صدقہ وخیرات ہے جن کے پاس زیادہ مال ہو انہیں چاہیئے کہ وہ غرباء کی مدد کر دیا کریں۔

(باقی)

(تفسیر سورۃ النحل ص۲۰۶ تا ص۲۰۹)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر

الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ امسال بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا ایک ضخیم دیدہ زیب باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا

جماعت کے تمام اہلِ علم اور اہلِ قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کے لئے گنجائش نہ رہے۔

تحریک جدید کے ۳۶ ویں سال کا اعلان

مالی قربانی کے وعدہ جات جلد از جلد اپنے محبوب امام کے حضور پیش کیجیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں ۲۴ اخاء ۱۳۴۸ ہش بمطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے دوران تحریک جدید کے ۳۶ ویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے مخلصین جماعت سے اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ دار حضرات سے درخواست ہے کہ اولین موقعہ پر ہر فرد جماعت (مرد، عورت، بچہ) سے حسب توفیق وعدے لے کر اپنے محبوب امام کے حضور پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

قربانی کا معیار

وعدے لیتے وقت سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشادِ مدنظر رہے کہ وعدہ کی مقدار ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم نہ ہونی چاہیئے۔ نیز یہ کہ اب اقل ترین وعدہ کی میعاد دس روپے ہے۔ البتہ بے روزگار افراد اور بچوں سے کم رقم کا وعدہ بھی لیا جاسکتا ہے۔

وعدوں کا ٹارگٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وعدوں کو قریباً آٹھ لاکھ روپیہ تک پہنچانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس کو مدِنظر رکھتے ہوئے امسال قربانی کا معیار بہت بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ سو مناسب حال مالی قربانی کے وعدے جلد از جلد جملہ افراد جماعت سے حاصل کر کے اپنے محبوب امام کے حضور پیش کیجئے۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

لجنات اماء اللہ کیلئے ایک ضروری اعلان

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اس سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ سالانہ رپورٹیں لجنات کی طرف سے بہت دیر میں وصول ہوتی ہیں اور بعض لجنات مرکز کو ماہانہ رپورٹیں بھجوانے کی بجائے صرف سالانہ رپورٹوں پر اکتفا کرتی ہیں۔ اس لئے آئندہ کام کے معیار کا فیصلہ صرف ماہانہ رپورٹوں پر ہی کیا جائے گا۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہر لجنہ اپنے کام کی رپورٹ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک بھجوا دیا کرے۔ مثلاً ماہ اکتوبر کی رپورٹ زیادہ سے زیادہ ۱۰ ر نومبر تک مل جانی چاہیئے۔ اور یہ ماہانہ رپورٹ گزشتہ سال کے جو معیار سند امتیاز کے مقرر کئے گئے تھے۔ ان کو سامنے رکھ کر لکھی جایا کریں۔ عنقریب ان کے مطابق فارم بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔ جب تک ایسے فارم شائع نہیں ہوتے۔ سادے کاغذ پر لکھ کر بھجوا دیا کریں۔

غربا کے لئے گرم پارچات کی ضرورت

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

مخیر خواتین کو بذریعہ اعلان توجہ دلاتی ہوں کہ سردی کا موسم قریب آرہا ہے۔ مستحق عورتوں اور بچوں کے لئے گرم کپڑے بھجوائیں۔ اسی طرح لحاف توشک اور کمبل بھی بھجوائیں مردوں کے کپڑے نہ بھجوائیں۔ صرف عورتوں اور بچوں کے کپڑے بھجوائیں۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اطمینان قلب کس طرح حاصل ہو سکتا ہے

(مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب ایم اے قائد خدام الاحمدیہ۔ شیخوپورہ)

اطمینان بخش زندگی کس طرح گزاری جاسکتی ہے؟ کوئی سکینت و طمانیت کی کنجی کا دولت اور مادی آسائشوں کو قرار دیتا ہے بعض کے نزدیک حکومت اور طاقت ہی حقیقی سکون بہم پہنچا سکتے ہیں۔ بعض لوگ نفسانی جذبات سے لطف اندوز ہونے ہی کو سکون قلب کا ذریعہ قرار دیتے ہیں لیکن یہ سب کچھ ایک واہمہ ہے۔ مادی آسائشوں اقتدار اور نفسانی جذبات سے لطف اندوز ہونے کے باوجود لوگ اطمینان قلب حاصل نہیں کر سکتے۔

زندگی کے لق و دق بیاباں میں ایسے بھنور پیدا ہوتے ہیں۔ کہ یہی مادی آسائشیں لوگوں کے لئے ایک اذیت ناک عذاب بن جاتی ہیں۔ دولت کی خواہش کیسا کھسوٹ اور لالچ کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ حکومت اور طاقت کے نشے میں تکبر اور نخوت شریک منزل بنتے ہیں۔ نفسانی جذبات کی مغلوبیت حیوانیت کے تابع ہوتی ہے۔ اس طرح زندگی کی پُرفریب منزل کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

مغرب کی پُرفریب اور چکاچوند زندگی میں ہر شخص زندگی کی ریل پیل میں مصروف ہونے کے باوجود اطمینان قلب کا فقدان محسوس کرتا ہے۔ آپ ایک نہایت پُررونق مقام پہ رہائش پذیر ہوں۔ فلک بوس عمارتیں قدرتی مناظر و دیگر عجیب و غریب حسین نظارے آپ کو محظوظ تو کر سکتے ہیں۔ لیکن حقیقی سکون میسر نہیں کر سکتے۔

اطمینان قلب کے لئے صرف روٹی کی ضرورت نہیں ہے اس کے لئے اخلاقی اور روحانی اقدار کی بھی ضرورت ہے۔ اگر مغربی تہذیب نے روحانی اور اخلاقی اقدار کو پامال نہ کیا ہوتا تو وہ حقیقت میں اسلامی تہذیب کے قریب ہوتی۔ اس لئے کہ اس کی بدولت انسانی قوت ارادی کی کارفرمائیاں اور تسخیری صلاحیتیں قدیم تہذیب کی نسبت ہزار گنا زیادہ ہیں لیکن اس قوت تسخیر کے ساتھ قلب سلیم نہیں ہے جو اخلاقی اثبات اور روحانی نشوونما کا ضامن ہے۔

حقیقی اور اعلیٰ صفات خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے کے بغیر ہرگز پیدا نہیں ہو سکتیں۔ توجہ باری تعالیٰ پر ایمان انسانیت کی ابدی ضرورت ہے۔ جوکس ایمان کی بدولت اسلام نے عربوں کی صدیوں پرانی خانہ جنگی کو بھائی چارہ اور اخوت میں تبدیل کر دیا بلکہ ان لوگوں کو بھی اسی صف میں لا کھڑا کیا۔ جن میں ماسوائے انسانیت کے کچھ بھی مشترک نہیں تھا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ یعنی ہم نے تمہیں نفس واحد کی طرح پیدا کیا۔ بغض، حسد اور رقابت پیدا ہی اس وقت ہوتی ہیں جب طبیعت میں رعونت پیدا ہو جب ہر شخص دوسرے سے اپنے آپ کو افضل و اعلیٰ گردانے جب اسے اپنے جیسا یا اپنے سے ارفع نہ سمجھے اس وقت تک خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ کا مقصود حاصل نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔ اسی کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسانوں کو بحالت مجموعی ایک حکم میں سمجھا جاتا ہے مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے اسی وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اول یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچوں وقت نمازوں کو باجماعت محلہ کی مسجد میں ادا کریں تاکہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل کر کمزوری کو دور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جاوے تعارف نہایت عمدہ شے ہے کیونکہ اس سے انس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے حتیٰ کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ممالک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں انس پیدا ہو جاتا ہے وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شے ہوتا ہے وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں مادی آسائشوں کی فراوانی ہے بیشکروں ضروری اشیاء کا حصول مشین کے ذریعے منٹوں میں ہو جاتا ہے۔ وقت کا ضیاع اور محنت سے انسان بچ جاتا ہے۔ طب جراحی میں کمال تحقیق کے باعث مصنوعی دل تک نصب کئے جاتے ہیں۔ اور سائنس نے تسخیر قمر کا محیر العقول معجزہ سرانجام دے کر تمام دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ کرنے کا آخر مقصد کیا ہے؟ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ فراغت اور سکون اب بالکل مفقود ہوتا جا رہا ہے۔

پہلی بیماریوں پر غلبہ پایا جاتا ہے تو عجیب و غریب نئی بیماریاں اور وبائیں ظہور میں آ جاتی ہیں۔ مثلاً سرطان، دماغی عارضے، دل کے دورے وغیرہ ان چیزوں کا وقوع میں آنا اس بات کی علامت ہے کہ ان اشیاء کا پیدا کرنے والا کوئی موجود ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

یعنی میں نے جن اور انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا کے لئے ہو جانا ہے۔ جب تک انسان اپنے اس بنیادی مقصد (عبادت) کے حصول کے لئے کمربستہ نہ ہو جائے اور مقصد پیدائش کو پیش نظر نہ رکھے اس وقت تک حقیقی اطمینان و سکینت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ واضح طور پر اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

خود یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے انسانی قلوب سکون و اطمینان پاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں:۔

"انسان درد اور رقت میں پڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہو جس سے وہ اطمینان اور سکینت اسے ملے جو نجات کا نتیجہ ہے لیکن اپنی کسی چالاکی یا خوبی سے نہیں مل سکتی جب تک خدا نہ بلاوے یہ جا نہیں سکتا۔ جب تک وہ پاک نہ کرے یہ پاک نہیں ہو سکتا۔ بہتیرے لوگ اس پر گواہ ہیں کہ بارہا یہ جوش طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے کہ فلاں گناہ دور ہو جاوے جس میں وہ مبتلا ہیں۔ لیکن ہزار کوشش کریں دور نہیں ہوتا۔ باوجودیکہ نفس لوامہ ملامت کرتا ہے لیکن پھر بھی لغزش ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کے لئے سعی کرنا ضروری امر ہے۔

غرض وہ اندر (باطن) جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دور جا پڑا ہے اس کو پاک کرنے اور دوبارہ قریب کرنے کے لئے نماز ہے اس ذریعہ سے ان بدیوں کو دور کیا جاتا ہے اور اس کی بجائے پاک جذبات بھر دئے جاتے ہیں یہی سِر ہے جو کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا نماز فحشاء یا منکر سے روکتی ہے۔"

ملفوظات

(جلد نہم صفحہ ۱۰۸ و صفحہ ۱۰۹)

نور کا جل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے
بہترین سرمہ
جو متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر ہے
بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے
قیمت فی شیشی
سوا روپیہ

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
آنکھوں کی ہر قسم کی امراض خارش پانی بہنا۔ بھنی، موتیا ککرے وغیرہ
کیلئے
لاجواب تحفہ
قیمت فی شیشی
بہتر پیسے

خورشید یونانی دواخانہ مطہر شہر گولبازار ربوہ فون

"خدا کرے وصولی میعاد کے اندر پوری ہو جائے"

جملہ سیکرٹریان تحریک جدید کیلئے ایک یاد دہانی

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید ۳۱ اخاء (اکتوبر) سے پہلے اپنے جملہ وعدہ جات کو وصول کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اس جماعت کی سولہ ہزار روپیہ کی موعودہ رقم میں سے صرف ۵۰۴۸/۳۰ باقی قابل وصول رہ گیا ہے جس کے لئے وہ لکھتے ہیں کہ خدا کرے کہ یہ بھی میعاد کے اندر وصول ہو جائے۔ ان کی یہ دعا اور کوشش جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان تحریک جدید کے لئے ایک یاد دہانی کے طور پر ہے۔ خدا کرے جملہ بھائی اس کوشش میں کامیاب ہو جائیں کہ ۳۱ اخاء سے پہلے تمام موعودہ رقمیں مرکز میں پہنچا دی جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اوّل)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایئر کلاس کا داخلہ ۲ نبوت ۱۳۴۸ھش ۲ نومبر ۱۹۶۹ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہیگا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ۳۱ اخاء / ۳۱ اکتوبر تک کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔

انٹرویو: روزانہ ۹ تا ۱۲ بجے

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات اعلیٰ تعلیم شاندار نتائج۔ پاکیزہ اسلامی ماحول کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

ضروری اعلان

موسم سرما کی آمد آمد ہے۔ غرباء کے لئے لحافوں اور گرم کپڑوں کا انتظام کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ثواب کی خواہشمند لجنات اور بہنیں ضرورتمندوں کے لئے لحاف اور سویٹر وغیرہ بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

فوری ضرورت

فضلِ عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں میس کے لئے تین کارکنوں کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ کے علاوہ روٹی، وردی اور رہائش کی بھی سہولت دی جائے گی۔ خواہشمند اپنی درخواستیں اپنے پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۵ نومبر تک خود لیکر پہنچ جائیں۔ غیر از جماعت دوست بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

(خاکسار عبد الرؤف صدر میس فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی عزیزہ کوثر کا گلے کا اپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار سید بشیر احمد شاہ معلم اصلاح و ارشاد مرکزی)

۲۔ بندہ عرصہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے کئی تکلیف میں مبتلا ہے ہر ممکن علاج

ضرورت ہے

تحریک جدید کی اسٹیٹ محمد آباد نزد ٹاہلی ریلوے اسٹیشن ضلع تھرپارکر میں ڈیزل پمپس پر کام کرنے کے لئے چند انجن ڈرائیوروں اور ورکشاپ کے لئے ایک ٹرنر کی ضرورت ہے۔

خواہشمند دوست اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی وساطت سے بھجوائیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

درخواست میں نام، مکمل پتہ، ولدیت، تاریخ پیدائش، خاندان کے دو معروف احمدیوں کے پتہ جات اور ان سے رشتہ، تجربہ اور اسناد اگر ہوں تو ان کا بھی اندراج فرمادیں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ)

مصباح کا سالانہ نمبر

اس دفعہ انشاء اللہ دسمبر و جنوری کا اکٹھا پرچہ دسمبر کے شروع میں شائع کیا جائے گا۔ مصباح میں اس نمبر کے لئے مضمون بھجوانے کی تحریک کی گئی تھی۔ لیکن ابھی تک بہت تھوڑے مضمون وصول ہوئے ہیں۔ لجنات کی تمام صدر بہنوں سے التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے شہر کی کسی صحابیہ کے حالاتِ زندگی لکھکر بھجوائیں۔ ممنون ہوں گی۔

نومبر کی پندرہ تاریخ تک مضمون مجھے مل جانا چاہیئے۔ امید ہے تمام بہنیں میرے ساتھ تعاون کر کے اس نمبر کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گی۔

خوبصورت پھول بھی شامل اشاعت کئے جائیں گے بشرطیکہ وہ کہیں سے نقل نہ کئے گئے ہوں۔ اسی طرح بہنیں ننگ کے نمونے اور خانہ داری سے متعلق معلومات بھی بھجوائیں۔

(مدیرہ مصباح)

میری علالت اور شکریہ احباب

(مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ)

میں عارضی وقف پر ۲ تا ۵ اخاء (اکتوبر) بمقام ڈسکہ گیا ہوا تھا۔ جہاں ۱۱/۱۲ کی رات کو درد قولنج شروع ہوا۔ ڈاکٹروں نے اپنڈے سائیٹس سمجھا اور علاج اپریشن تجویز کیا۔ مگر ڈسکہ کے ہسپتال میں صرف دو دن مقیم رہا۔ بعض وجوہ سے مجھے ۱۵ اخاء کو سیالکوٹ لایا گیا۔ ۱۶ اخاء کی صبح کو نہایت خطرناک درد کا دورہ ہو گیا۔ جس پر مکرم خواجہ سرفراز صاحب ایڈووکیٹ نے بڑی ہمدردی اور محبت سے فوری انتظام کر کے مجھے سول ہسپتال سیالکوٹ میں بذریعہ ایمبولینس پہنچا کر داخل کیا فجزاہ اللہ۔

جہاں پیشاب، خون اور پاخانہ کے ٹسٹ لئے گئے۔ ایکسرے لیا گیا اور بالآخر یہ معلوم ہوا کہ یہ درد اپنڈے سائیٹس کی نہیں ہے اور نہ قابل اپریشن۔ گلوکوز دیا گیا۔ ٹیکے دوائیاں استعمال کرائی گئیں اور آخر کار میرے مولیٰ کریم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور اپنی عزیز جماعت کی دعاؤں سے مجھے اپنے فضل و کرم سے بغیر اپریشن شفا عطا فرمادی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۳ اخاء کی شام کو ہسپتال سے گھر اجازت کے ساتھ واپس آ گیا ہوں۔ گو اب درد وغیرہ نہیں ہوتی مگر کمزوری اور ضعف غیر معمولی ہے۔ جس کے لئے ابھی دعاؤں کی ضرورت ہے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت (مرد و زن) کا جنہوں نے میرے لئے درد دل سے دعائیں فرمائیں۔ اور ہمدردی سے خطوط لکھے۔ ممنون

کیا جا چکا ہے اور کیا جا رہا ہے۔ مگر صحت درست نہیں ہو رہی۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ خاکسار کی صحتِ کلی کے لئے دعا کر کے ممنون فرمادیں۔

(مرزا محمد یوسف آف لاولیینڈی ۸۶ سی بلاک۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

۳۔ میری بھانجی امۃ الصبور بنت اعجاز احمد صاحب چوہدری آف لندن آجکل بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

(ریحانہ محمد شریف لاہور ہاؤس ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

تہران میں صدر یحییٰ خان کا تاریخی استقبال

تہران ۳۰ اکتوبر ۔ پاکستان کے صدر جنرل اے ایم یحییٰ خان ایران کے چھ روزہ سرکاری دورہ پر کل جب یہاں پہنچے تو ان کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ مہرآباد کے ہوائی اڈہ پر شہنشاہ محمد رضا شاہ پہلوی اور وزیر اعظم امیر عباس ہویدا ان کے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ صدر یحییٰ خان کو اکیس توپوں کی سلامی دی گئی ۔

کل رات شہنشاہ اور ملکہ فرح پہلوی نے معزز مہمان کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ دونوں سربراہ بین الاقوامی صورت حال، پاکستان، اور ایران کے باہمی مسائل اور میثاق استنبول سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔

صدر یحییٰ خان کو دورہ کی دعوت شہنشاہ ایران نے دی تھی ۔ مرکزی وزیر صنعت مسٹر حفیظ الدین ۔ پاک فضائیہ کے سربراہ ایر مارشل رحیم خان، وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر ایس ایم یوسف، مرکزی سیکرٹری اطلاعات مسٹر سید احمد، صدر کے ملٹری سیکرٹری بریگیڈیئر ایم اسحٰق وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر ارتضا حسین اور ایران میں پاکستان کے سفیر مسٹر الله خان صدر کے ہمراہ گئے ہیں۔

صدر پاکستان کا خاص بوئنگ طیارہ جب تہران سے ایک سو میل کے فاصلے پر پہنچا تو ایرانی فضائیہ کے بارہ جیٹ طیاروں نے اسے اپنی حفاظت میں لے لیا۔ اور اسے مہرآباد کے ہوائی اڈہ تک لے گئے ۔ صدر کا طیارہ دکھائی دیتے ہی ہزاروں پاکستانی باشندوں اور ایرانی عوام نے پرجوش تالیاں بجائیں۔ صدر یحییٰ جب طیارے سے باہر آئے تو شہنشاہ ایران نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور ہاتھ ملایا۔ انہیں اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔ شہنشاہ نے وزیر اعظم مسٹر امیر عباس ہویدا اور کابینہ کے ارکان کا صدر یحییٰ خان سے تعارف کرایا۔ سینیٹ کے ارکان اور تینوں فوجوں کے سربراہ بھی ہوائی اڈے پر موجود تھے۔

چاق و چوبند شاہی دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ صدر یحییٰ خان نے سلامی دستے کا معائنہ کیا۔ اس دوران ہوائی اڈہ پر موجود پاکستان کے باشندے اور ایران عوام پاک ایران دوستی پائندہ باد، شہنشاہ ایران زندہ باد، صدر یحییٰ خان زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ بینڈ نے دونوں ملکوں کے قومی ترانے دلکش دھنوں میں بجائے ۔ صدر یحییٰ خان نے ہوائی اڈہ پر پاکستانیوں کی خیریت دریافت کی۔

ہوائی اڈہ کی تقریبات سے فارغ ہونے کے بعد صدر یحییٰ خان کو موٹروں کے جلوس میں فردوسی چوک لے جایا گیا جو وہاں سے چھ میل دور ہے چوک میں تہران کے میئر نے صدر پاکستان کا استقبال کیا اور انہیں شہر کی کنجی پیش کی۔ صدر یحییٰ خان نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرے اور پاکستانی عوام کے لئے اعزاز ہے یہ محبت اور خلوص کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہنشاہ دونوں ملکوں کے درمیان قریبی تعلقات کو فروغ دینے میں بہت حصہ لے رہے ہیں۔

ڈاکٹر مالک قائم مقام صدر رہیں گے

راولپنڈی ۳۰ اکتوبر ۔ صدر یحییٰ خان کی دورۂ ایران پر روانگی کے باعث ان کی غیر حاضری میں وزیر صحت و صحت اور خاندانی منصوبہ بندی ڈاکٹر اے ایم مالک قائم مقام صدر کے فرائض انجام دیں گے صدر یحییٰ خان کل سہ پہر کراچی سے تہران روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ ۴ نومبر تک قیام کریں گے۔

لبنان اور عرب مجاہدین کے تنازعہ کو طے کرنے کے لئے اہم مذاکرات

قاہرہ ۳۰ اکتوبر ۔ فلسطینی عرب مجاہدین کے ساتھ سمجھوتہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے لبنان کا ایک سرکاری وفد مسلح افواج کے سربراہ جنرل امیل بوستانی کی زیر قیادت کل شام یہاں پہنچ گیا۔ قاہرہ کے ہوائی اڈے پر لبنان کے فوجی وفد کا استقبال مصری فوج کے سربراہ جنرل محمد فوزی اور قاہرہ میں مقیم لبنان سفیر نے کیا۔ فلسطینی محاذ آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات بھی آج کسی وقت قاہرہ پہنچ جائیں گے۔

دریں اثناء مسٹر عرفات نے دمشق میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجاہدین کی تنظیم کا یہ مطالبہ اپنی جگہ پر قائم ہے کہ مجاہدین کے خلاف فوجی کارروائی کرنے کا حق ہے ۔ مسٹر عرفات نے آنجہانی وزیر اعظم جمال کا یہ قول دہراتے ہوئے کہا کہ عرب فتح و نصرت حاصل کر کے دم لیں گے ۔ اوران کی شکست کا دور گزر گیا ۔

عرب چھاپہ ماروں نے جبرون کے اسسٹنٹ گورنر کو ہلاک کر دیا گیا۔

عمان ۳۰ اکتوبر ۔ عمان کے روزنامہ الدستور کی ایک رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوجی حکام نے جبرون کے علاقہ میں ایک گاؤں ہلہل میں دو سو مکانات ڈائنامیٹ کے ذریعہ اڑا دیئے ہیں روزنامہ نے مزید بتایا ہے کہ اسرائیلی حکام نے یہ جوابی کارروائی اس وقت کی ہے جب ایک فلسطینی حریت پسند نے اسرائیل کے بارہ افسروں کو ہلاک کر دیا جن میں جبرون کا اسسٹنٹ گورنر بھی شامل ہے اس واقعہ کے بعد اسرائیلی وزیر اعظم مسز گولڈا میئر نے ہلہل موضع کے دورہ کے بعد یہ دھمکی دی ہے کہ اسرائیل کی پارلیمنٹ کے انتخابات کے بعد گاؤں کے تمام مکانات ڈائنامیٹ کے ذریعہ گرا دیئے جائیں گے۔

نواب زادہ شیر علی خان راولپنڈی پہنچ گئے

راولپنڈی ۳۰ اکتوبر ۔ وزیر اطلاعات اور قومی امور نواب زادہ شیر علی خان کل سہ پہر پی آئی اے کے طیارے سے راولپنڈی پہنچے ۔ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستانی وفد کے سربراہ کی حیثیت سے نیویارک گئے ہوئے تھے ۔

قرآن پاک کے
نمونوں کا
بے نظیر مجموعہ
ماہ رمضان کی آمد آمد ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس مبارک مہینہ کی فیض بختوں سے فیضیاب ہوں گے۔ قرآن پاک اسی مبارک مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اسی مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتی ہے۔ تاج کمپنی لمیٹڈ نے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اپنے ہاں کے طبع شدہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ یہ رعایت ۱۹ ستمبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی۔

نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ ۔ پوسٹ بکس ۲۶۲۳ کراچی

غنی اعرابی ڈائریکٹر جنرل تعلقات عامہ مقرر ہو گئے

راولپنڈی ۳۰ اکتوبر ۔ مسٹر غنی اعرابی نے آج یہاں ڈائریکٹر جنرل تعلقات عامہ کا عہدہ سنبھال لیا۔ ان کا تقرر مسٹر مجید مفتی کی جگہ ہوا ہے جو کوئٹہ ڈویژن کے کمشنر مقرر ہوئے تھے ۔ مسٹر غنی اعرابی اقوام متحدہ میں پاکستان کے مشن میں پریس کونسلر رہ چکے ہیں ۔ انہوں نے آج محکمہ اطلاعات کے شعبوں کا معائنہ کیا ۔

چین نے امریکی جاسوس طیارہ مار گرایا

ہانگ کانگ ۳۰ اکتوبر ۔ چین نے کل امریکی فضائیہ کا ایک جاسوس طیارہ مار گرایا۔ یہ طیارہ فضائی حدود کی خلاف ورزی کر کے جنوبی چین میں گھس آیا تھا۔ اور اس میں کوئی ہوا باز سوار نہیں تھا۔

نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق امریکی طیارہ چینی علاقے میں جاسوسی کے مقصد سے آیا تھا۔ جسے عوامی مسلح افواج کے فضائی دستوں نے مار گرایا۔

درخواستِ دعا

میرا چھوٹا بھائی ناصر احمد بیمار ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے نیز کاروبار کے لئے دعا کی درخواست ہے (مبشر احمد مبشر شریف سائیکل ورکس ربوہ)

عورتوں کی ادویات

۱۔ لیکورن	لیکوریا (سیلان الرحم) کا کامیاب علاج	۴/-
۲۔ مینسلین ع ۱	ایام کی درد اور رکاوٹ کا بہترین علاج	۳/-
۳۔ مینسلین ع ۲	خون کے زیادہ اخراج کا لاثانی علاج	۴/-
۴۔ سیٹ ریلیف کیور	بانجھ پن کا مکمل علاج	۲۰/-

لیبورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳ کمرشل بلڈنگ مال لاہور ★ ڈاکٹر لعل ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے فی تولہ ۲ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ادنیٰ درجہ کے مومنوں پر ابتلاء اس لئے آتے ہیں کہ انہیں اپنی ایمانی حالت کا علم ہو جائے

اعلیٰ درجہ کے مومنوں پر ابتلاؤں کے ذریعہ دوسروں کو ان کی ایمانی حالت سے آگاہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ادنے درجہ کے مومنوں پر بھی ابتلاء آتے ہیں۔ وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ انکی ایمانی حالت کیسی ہے۔ اور جو اعلیٰ درجہ کے مومنوں پر آتے ہیں وہ اس لئے آتے ہیں کہ دوسروں کو معلوم ہو جائے کہ اُن کی کیا حالت ہے۔ عام طور پر لوگ اپنے متعلق خیال کرتے ہیں کہ انہیں ایمان میں ثباتِ قدم حاصل ہے مگر موقعہ آنے پر اُن سے کمزوری ظاہر ہو جاتی ہے اور ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ ہمارے اندر یہ کمزوری ہے اور وہ اس کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر ابتلاء آتا ہے تو ان کو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اندر فلاں نقص بھی موجود ہے اور وہ اسے دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس طرح رفتہ رفتہ وہ کمال کو پہنچ جاتے ہیں لیکن اعلیٰ درجہ کے لوگوں پر اسی لئے ابتلاء لائے جاتے ہیں تا کہ دوسروں کو معلوم ہو جائے کہ یہ کیسے اعلیٰ مقام پر پہنچے ہوئے ہیں کہ کوئی مصیبت ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کرتی۔ غرض بتایا کہ ہم تمہارے اندرونہ کو ظاہر کرنے کے لئے پانچ قسم کے ابتلاء تم پر وارد کریں گے جن میں سے ایک خوف ہوگا جو بیرونی دُکھ کا نام ہے۔ دوسرا ابتلاء بھوک کا ہوگا جو اندرونی تکلیف ہے گویا بعض کو بیرونی دکھوں اور تکالیف کے ذریعہ اور بعض کو اندرونی تکلیفوں کے ذریعہ سے ہم آزمائیں گے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو لڑائی کے لئے تو تیار ہو جاتے ہیں مگر بھوک کو برداشت نہیں کر سکتے۔ فوجوں میں سپاہی لڑتے ہیں مگر چونکہ وہ بھوک کو برداشت نہیں کر سکتے اس لئے انہیں چلنے وغیرہ دیئے جاتے ہیں مگر مومن کی یہ حالت نہیں ہوتی وہ خدا کے لئے بھوکا رہنے کو بھی تیار ہو جاتا ہے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کو باہر بھیجا تو ان میں سے کسی نے بھی نہ پوچھا کہ ہم کھائیں گے کیا۔ چنانچہ وہ پتے کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ اسیطرح ایک دفعہ انہوں نے کھجوروں کی گٹھلیاں کھا کر گزارہ کیا۔ پس فرمایا ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ تم بہادر ہو یا نہیں اور یہ بھی کہ تم بھوک برداشت کرتے ہو یا نہیں۔

پھر بعض لوگ بھوک اور خوف تو برداشت کر لیتے ہیں مگر مال کے خطرہ کو برداشت نہیں کر سکتے بعض مال کے خطرہ کو برداشت کر لیتے ہیں مگر جان کے خطرہ کو برداشت نہیں کر سکتے پس فرماتا ہے تمہیں مالی اور جانی نقصانات بھی برداشت کرنے پڑیں گے اور بعض دفعہ اپنی کوششوں کے نتائج سے بھی محروم رہنا پڑے گا۔ ثمرات کے کم ہونے کی مثال اُحد کی جنگ ہے کہ وہ کفار سے لڑے بھی اور شہید بھی ہوئے مگر انہیں اس کا ثمرہ نہ ملا اسیطرح ثمرات کے نقصان میں تجارت اور صنعت و حرفت وغیرہ کی بربادی بھی شامل ہے جو جنگ کا ایک لازمی نتیجہ ہوتی ہے غرض بتایا کہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوگا کہ تم کام کرو گے مگر اس کے فوائد تمہاری امید کے مطابق نہیں نکلیں گے۔ مگر فرمایا وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ۔ وہ لوگ جو ان تمام ابتلاؤں کو برداشت کر لیں گے اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں گے ان کو کوئی ڈر نہیں وہ کہتے ہیں اگر لوگ ہمیں ڈراتے ہیں تو بے شک ڈرائیں۔ اگر ہمارا مقاطعہ کرتے ہیں تو بے شک کریں۔ اگر وہ ہمیں سودا سلف نہیں دیتے تو بے شک نہ دیں۔ ہم تو خدا تعالیٰ کے رستے میں قربانیاں کرتے چلے جائیں گے۔ اسیطرح اگر وہ ہمارے مال لوٹنے پر آئے ہیں تو بے شک لوٹ لیں۔ اور پھر جب وہ ہماری جانوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں تم ہمیں قتل کر کے بھی دیکھ لو۔ اور جب وہ ان کی اولادوں پر حملہ کر کے ان کی تباہی کا سامان پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اچھا تم یہ کام بھی کر کے دیکھ لو۔ ہمیں تمہارے ان کاموں کی بھی پرواہ نہیں۔ غرض ابتداء سے انتہا تک وہ ان کے ہر حملہ کے مقابلہ میں قائم رہتے ہیں اور یہی کہتے رہتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری مرضی ہے کر کے دیکھ لو تم ہمیں صداقت سے منحرف نہیں کر سکتے۔ جب وہ پانچوں قسم کے ابتلاؤں سے پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ ان میں ثابت قدم رہتے ہیں اور استقلال سے ان کو برداشت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بشارت دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ مبارک ہو۔ تمہارے ایمان کی پختگی ثابت ہو گئی۔ تم امتحان میں پاس ہو۔ اب تم اگلی جماعت کی تیاری کرو۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۹۴-۲۹۵)

سبلی منیجر ویرائیلیا ربوہ کو ۲۷ اخار کو اچانک ۱۰۸ درجہ تک بخار ہو گیا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے۔ فوراً فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کیا گیا۔ گو اب نسبتاً افاقہ ہے لیکن حالت تاحال تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

ضرورت لیکچرار و لائبریرین

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین کی خواتین لیکچررز اور ایک لائبریرین کی ضرورت ہے۔

درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت ۱۰ نومبر ۱۹۶۹ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں

۱۔ لیکچرار بیالوجی۔ باٹنی یا زوالوجی میں کم از کم II کلاس ایم ایس سی

۲۔ لیکچرار اردو۔ ایم اے اردو کم از کم II کلاس

گریڈ: 465-15-375-15-240

ابتدائی تنخواہ: ۲۸۵/-

۳۔ لائبریرین۔ بی اے مع ڈپلومہ لائبریری سائنس

گریڈ: 350-10/250-10-150

ابتدائی تنخواہ ۱۹۰/-

(پرنسپل)

درخواستِ دعا

عزیز مطیع الرحمٰن متعلم الف اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ ابن مکرم ثناء اللہ صاحب

عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے سال ۴۹-۱۳۴۸ ہجری شمسی مطابق ۷۰-۱۹۶۹ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل حضرات کو سال ۴۹-۱۳۴۸ ہش کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا عہدیدار مقرر کیا گیا ہے:۔

۱	مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب		نائب صدر
۲	؍ سمیع اللہ صاحب سیال		معتمد
۳	؍ حمید احمد صاحب خالد		مہتمم خدمت خلق
۴	؍ مولوی اللہ بخش صاحب	؍	تعلیم
۵	؍ محمد اسلم صاحب صابر	؍	تربیت
۶	؍ عبدالرشید صاحب غنی	؍	مال
۷	؍ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب	؍	عمومی
۸	؍ عبدالرزاق صاحب	؍	صحت جسمانی
۹	؍ خلیفہ صباح الدین صاحب	؍	وقار عمل
۱۰	؍ رفیق احمد صاحب ثاقب	؍	صنعت و تجارت
۱۱	؍ منور شمیم صاحب خالد	؍	تحریک جدید
۱۲	؍ عطاء المجیب صاحب راشد	؍	اطفال
۱۳	؍ چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب	؍	مجالس بیرون
۱۴	؍ قریشی نور الحق صاحب تنویر	؍	اصلاح و ارشاد
۱۵	؍ مولوی صدیق احمد صاحب	؍	تجنید
۱۶	؍ محمد اسلم صاحب شاد منگلا	؍	اشاعت
۱۷	؍ مولوی سلطان محمود صاحب انور	؍	مقامی
۱۸	؍ مبارک احمد صاحب کم ٹھگوڑھی	؍	محاسب

(مرزا طاہر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)